بابر فاروق راشد ایم اے تھیالو جی (سرگودھا)

دعا

اے رحیم و کریم اے علیم و خبیر
در پہ حاضر تیرے یہ خطاکار ہے
اپنی رحمت کی بھیک میری جھولی میں ڈال
اپنے عصیاں پہ نادم گناہ گار ہے

کوئی تجھ بن نہیں ہے حاجت روا
مشکلوں میں توہی ہے مشکل کشا
ہم کو بتلا گئے ہیں شہہ انبیاء
اپنے بندوں سے تجھ کو بڑا پیار ہے

تیرے در سے ملا جو ملا ہے مجھے
تو ہی ہر اک جگہ دیکھتا ہے مجھے
حشر کے روز کرنا نہ رسوا مجھے
تیرے ہاتھوں میں عزت کی دستار ہے

تیری رحمت سے جلتا ہے زندگی کا دیا
تو ہی سنتا ہے ہر وقت ہر کی دعا
نصف شب کو فلک سے یہ آئے صدا
کون بخشش کا اپنی طلب گار ہے

تیرا در چھوڑ کر جائیں کدھر
سب سے بڑھ کر ہے تیری طاقت مگر
اپنے راشد پہ کر تو کرم کی نظر
ورنہ یہ تو زمانے کا نادار ہے

پروفیسر خالد شبیر احمد

نوائے کارگل

یہ زمیں پھٹنے کو ہے یہ آسماں گرنے کو ہے
شاخِ نازک پر بنا ہر آشیاں گرنے کو ہے
بتکدوں میں نعرۂ تکبیر کی گونجی صدا
پھر عدو کے قصر پر برقِ تپاں گرنے کو ہے
موجِ صرصر سے ملے گی گلستاں کو تازگی؟
ہر سنہرے جھوٹ کا قصرِ گماں گرنے کو ہے
عصر حاضر کی تپش میں بلبلاتی روح سن
نفرتوں کی آگ میں خود پاسباں گرنے کو ہے
گلستانِ عزم پر پھر تازگی کے ہیں نشاں
ظلمتوں کے عہد کا ہر آستاں گرنے کو ہے
یورشِ احرار سے ہے پھر فضاؤں میں خروش
تشنگی کا ہر یہاں خستہ مکاں گرنے کو ہے
جن پہ تکیہ ہے انہیں پتے وہی دیں گے ہوا
مغبچوں کے پاؤں میں پیر مغاں گرنے کو ہے
الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد
لشکرِ طاغوتیاں کا ہر نشاں گرنے کو ہے
جاں ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں خالد جاں نثار
خرمنِ باطل پہ جیسے آسماں گرنے کو ہے